از عدالتِ عظمیٰ

کینڈ نکوٹی ودیگران

بنام

سٹیٹ آف کیرالہ ودیگران

تاریخ فیصلہ: 10 مارچ، 1997

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان۔]

حصول اراضی کا قانون، 1894 / کیرالہ حصول اراضی کا قانون:

دفعات 4(1) اور 48 / s۔3۔اراضی کے حصول سے دستبرداری۔ قرار پایا کہ، صرف اس وجہ سے کہ کچھ زمینیں جو ایک ہی نوٹیفکیشن کا حصہ تھیں، دفعہ 48 کے تحت طاقت کے استعمال میں نوٹیفکیشن منسوخی کی گئیں، حصول کے نوٹیفکیشن کی یکجہتی قانون میں ذائل نہیں ہوئی ہے۔

چندر بنسی سنگھ بنام ریاست بہار، اے آئی آر (1984) ایس سی 1767 اور دی اسپیشل حصول اراضی آفیسر، بمبئی بنام میسرز گودریج اینڈ بوائس، اے آئی آر (1987) ایس سی 2421 پر انحصار کیا۔

حصولیابی کی کارروائیاں۔ حتمی شکل دینے میں تاخیر۔ قرار پایا کہ، دعویدار نے خود عدالتی کارروائی میں اپنے حق کو مشتعل کر کے معاملے میں تاخیر کی۔ عدالتی کارروائی کے زیر التواء ہونے کو قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن پر اعتراض کرنے کی بنیاد نہیں بنایا جا سکتا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (c) نمبر 6173، سال 1997۔

او پی نمبر 5382، سال 1983 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے مورخہ 9.2.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندگان کے لیے کے سکومارن، مسز بیبی کرشنن اور رمیش بابو ایم آر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

یہ خصوصی اجازت عرضی کیرالہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے 9 فروری 1996 کو او پی نمبر 83/5382 میں دیے گئے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے۔

تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ حصول اراضی کے قانون، 1894 (مختصر طور پر، "ایکٹ") کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن، جو کہ کیرالہ حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 3 کے ساتھ متوازی ہے، 10 جنوری 1981 کو شائع کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ نے ابتدائی طور پر اسکیم کو او پی نمبر 82/2436 میں چیلنج کیا تھا جسے مسترد کر دیا گیا تھا اور 23 اپریل 1982 کو رٹ اپیل نمبر 82/223 میں اس کی تصدیق کی گئی تھی۔ اپیل کنندہ نے سال 1993 میں ایک اور رٹ پٹیشن دائر کی اور مزید کارروائی پر روک لگا دی۔ اسی کو عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم کے ذریعے مسترد کر دیا ہے۔ اس طرح، یہ خصوصی اجازت۔

اپیل کنندہ کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا ہے کہ جب ایکٹ کی دفعہ 48 کے تحت کچھ زمینوں کے حوالے سے پہلے کا نوٹیفکیشن واپس لینے کا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا تو نوٹیفکیشن کی یکسانیت میں خلل پڑا اور اس وجہ سے حصول قانون میں خراب ہو گیا ہے۔ اس کی حمایت میں، سینئر وکیل، شری سکومار نے آندھرا پردیش عدالت عالیہ اور کیرالہ عدالت عالیہ کے ان فیصلوں پر انحصار کرنے کی کوشش کی جو ایک دوسرے سے مطابقت نہیں رکھتے۔ ان کا کہنا ہے کہ چونکہ رائے کا تنازعہ ہے اس لیے تنازعہ کو حل کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے کیونکہ اس عدالت نے چندر بنسی سنگھ بنام ریاست بہار، اے آئی آر (1984) ایس سی 1767 اور دی اسپیشل حصول اراضی آفیسر، بمبئی بنام میسرز گودریج اینڈ بوائس، اے آئی آر (1987) ایس سی 2421 میں دلیل کو پہلے ہی ختم کر دیا ہے۔ لہذا، صرف اس وجہ سے کہ کچھ زمین، جو ایک ہی نوٹیفکیشن کا حصہ تھی، کو ایکٹ کے دفعہ 48 کے تحت اختیارات کے استعمال میں نوٹیفکیشن منسوخی کی گئی تھی، حصول کے لیے نوٹیفکیشن کی یکسانیت قانون میں ذائل نہیں ہوئی ہے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ معاملات کو نمٹانے میں تاخیر کی وجہ سے زمین کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں اور اس کے نتیجے میں حصول قانون ذائل ہو گیا ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ اس دلیل کی تائید میں، فاضل وکیل نے اس عدالت کے ان فیصلوں پر انحصار کیا جہاں مساوات کے اصولوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دفعہ 6 کے تحت اعلان کی اشاعت کی تاریخ سے زائد معاوضے کی

ادائیگی کا حکم دیا گیا ہو۔ان معاملات میں تاخیر کے لیے ریاست ذمہ دار تھی۔اس صورت میں یہ حصول کو حتمی شکل دینے میں تاخیر کا ذمہ دار نہیں ہے۔دوسری طرف، اپیل کنندہ نے خود ہر مرحلے پر ترجمانوں کو رکھا ہے اور عدالتی کارروائی میں اپنے حق کو مشتعل کر کے معاملے میں تاخیر کی ہے۔عدالتی کارروائی کے زیر التواء ہونے کو یہ کہنے کی بنیاد نہیں بنایا جاسکتا کہ اس عمل میں قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ایکٹ کی دفعہ 4(1) کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن قانون کے اعتبار سے ذائل ہو گیا ہے۔ان حالات میں، ہمیں مداخلت کی ضمانت دینے والے عدالت عالیہ کے فیصلے میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ملتی ہے۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔